

مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ



مطبع دار الفنون
طبع في دار الفنون

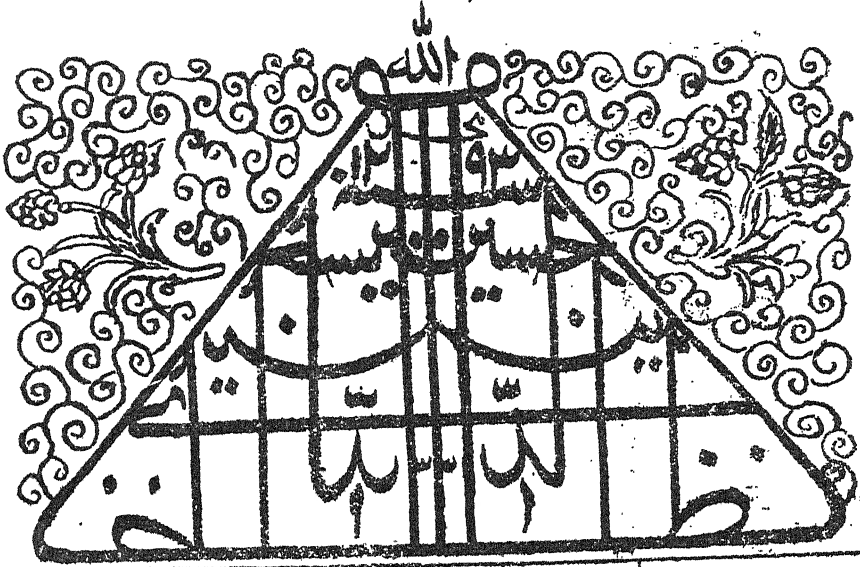
بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیباچہ

الحمد لله على نعمائه والصلوة على سيدنا ومولانا محمد وآله
 انبياءه وآله واصحابه واوليائه اجمعين ه
 اما بعد۔ کمترین غلامان بارگاہ بے نیازی حقیر محمد فضل کریم نیازی نظامی
 غازی پوری بخدمات ناظرین اس رسالہ کے عرض پرداز ہے کہ یہ رسالہ
 ہدایت انعام سہمی بہ اصول الایمان من ارشاد حضرت پیر و تکیہ جانجان باصنیر
 کبیر محبوب تشریہ عاشق تشبیہ معشوق یزدانی عاشق محبوب سبحانی جناب حضرت
 شاہ نظام الدین حسین رضی اللہ عنہ سیدی و مولائی رُوحی قِدَالِک
 کہ مقام ہدایت و ارشاد آنحضرت کا خیر البلا و شہر بانس بریلی خالق عالم پناہ
 حضرت جناب قطب عالم مدار اعظم مولانا شاہ تیار احمد قدس سرہ العزیز
 حسب اتفاق وقت و افتضاء انقلاب زمانہ کہ فرقہ نجدیہ و ماہیہ نے ایک
 آتش لافانی و گمراہی کی دہ پردہ تشیع اس عالم میں ایسی منتشر شائع کر دی ہے

جس سے کہ عوام اہل اسلام کو جان بری سخت دشوار ہے و ازراہ حسد دین
 و بعض قدیم ایسے ایسے عقائد باطلہ جو ہر اسر منافی شان مجہوبیت و علوی مرتبت
 حبیب اکرم رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہے علانیہ بلا خوف و خطر ایسا شائع
 و شہر کیا کہ جس سے ایک عذر عظیم امور دین میں پڑ گیا۔ نظر بران یا وجود کو
 توجہ شریف آنحضرت آج تک باطل جانب بحث کسی فرقہ موافق یا مخالف کے نہوا
 مگر با انہم ہر گاہ اس فرقہ نجدیہ و ہایتیہ نے علوی مرتبت و عظیم شان مجہوبات
 کبریائی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں زبان درازیاں شروع کیں پس ایسی جالتیں
 سکوت مناسب نہ جان کر یہ رسالہ محض واسطے ہدایت عام و استحکام ایمان
 اور سمجھ لینے عظیم شان حضرت نبی مکرم و شفیع معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حکید
 قلم ہدایت رقم ہر چند اوس جناب کو اعلان و اشتہار پسند خاطر نہیں مگر
 چونکہ مقصود اس رسالہ سے محض ہدایت عام ہے معہذا باصرار و التماس
 تمام اس بچکارہ غلامان اوس بارگاہ نے اجازت چھپوانے اس رسالہ
 کی حاصل کر کے بنظر مفید عام و خیر خواہی جمیع برادران دین اسلام مطبع
 و کٹوریہ اسکول متعلم غازی پور میں چھپوایا و بنظر احتیاط و حفظ آئندہ رجسٹری
 اس رسالہ کی عمل میں آئی تاکہ آئندہ کو کوئی صاحب مطبع قصد چھاپنے اس
 رسالہ کا نہ فرمائیں۔ فقط

فضل کریم نظامی نیازی



بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على رسول الله محمد
رحمة للعالمين والثناء الملة والدين واصحابه ونحوهم
الهداية واليقين

بعد حمد اور ثناء کے واضح ہو کہ ذات پاک آنحضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم
کی اللہ تعالیٰ نے بے مثل اور بے نظیر ظاہر و باطنی حدیث شریف لست مثلكو
اور لست كهيئتكم اور اتيكم مثلي واروہے یعنی نہیں ہوں میں مانند تمہارے
اور نہیں ہوں میں مانند ہیئت تمہارے اور کون ہے تم میں مانند میرے
حدیث قدسی من لم یخلق اللہ فی العالمین نظیرا خاص آپ کی شان میں ہر
ترجمہ و شخص کہ نہیں پیدا کیا اللہ نے واسطے اوس کے بیچ عالمین کے

نظیر یعنی مثل اور مانند پس وجود مثل پر عقیدہ دو حال سے خالی نہیں
اگر مثل کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مخلوق الہی تصور کیا جاوے
تو اللہ اور اللہ کے رسول کی طرف نسبت کذب کی ہوتی ہے اور اگر غیر
مخلوق قرار دیا جاوے تو آپ کے مثل کو واجب الوجود قرار دیا خلاصہ یہ
کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مخبر صادق ہیں جو دست مثلاً
ارشاد فرمایا مٹھنی تر ہے کہ قادر کریم نے اپنی قدرت کاملہ سے ایک حقیقت
نوری ایسی ظاہر فرمائی کہ اوس حقیقت کا اقتضا ذاتی منع کرتا ہے
وجود مثل کو اور یہ اقتضا بھی اوس قادر توانا نے خلق کی اور عنایت
فرمائی تو اس صورت میں موجود ہونا مثل آنحضرت کا عقلاً اور نقلاً
اور اعتقاداً متمنع الوجود ہے اللہ جل جلالہ نے اوس جناب کے جس
پاک کو بھی سراپا اپنے نور ذاتی سے خلق کیا چونکہ نور ذاتی کا تصرف
ازل سے ابد تک ایک حال پر ہے اور رہیگا پس آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے بلا مثل صورت بشری کے عالم علیا میں نبوت فرمائی
ہے اور واسطے ہدایت کرنے عالم ناسوت کے زمانہ آخر میں سلب نبیاً کو
بعد بصورت بشری تمثال کر کے بھیجی گئی تاکہ قیامت تک آپ ہی کا تصرف باقی
رہوے اور آپ کا تصرف اور نبوت احاطہ کر لے ازل اور ابد کو بیشک

آپ نورِ ذات ہیں اور کل مخلوق آپ کے باعث خلق ہوئی پھر کوئی چیز
 کیونکر مثل آپ کے ہو سکتی ہے خواصِ جسدی اُس جناب پاک کے اہلِ دنیا
 کے واسطے آپ کے نورِ بیتِ مشا بہِ عادل ہیں عینی شلحِ بخاری نے
 حضرت امامِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا قول تحریر کیا کہ اوس جناب کے واسطے
 اکل و شرب مثل لوازمِ بشری کے ضروری نہ تھا روزہ وصال آپ کے
 ذاتِ پاک کے واسطے جائز ہوا وروں کو اس روزہ سے آپ نے منع
 فرمایا اور یہ بھی ارشاد کیا کہ میں مثل تمہارے نہیں ہوں حدیثِ شریف
 لست مکملکم انی ابیت عند ربی لطیفی و یسقینی ترجمہ یعنی نہیں ہوں
 میں مانند تمہارے میں رات کو اپنے رب کے پاس ہوتا ہوں مجھ کو کھانا دیتا
 اور پلا دیتا ہے۔ اور ایک روایت میں لست مکملکم آیا یعنی نہیں
 ہوں میں مثل تمہارے اور ایک روایت میں لست کھیتکم آیا یعنی
 نہیں ہوں میں مثل بہت تمہارے اور ایک روایت میں کاحدکم آیا یعنی
 نہیں ہوں میں مانند ایک تمہارے کے اور ایک روایت میں ایکم مثلی
 وارد ہے یعنی کون ہے تم میں مانند میرے آیاتِ صریحہ اور احادیثِ صحیحہ
 سے ثابت ہے کہ نفسِ شریف اور جسدِ مبارک سراسر نور تھا اعضائے
 تنِ شریف یعنی دل مقدس اور چشمِ خدا میں اور گوشِ حق نبیوش اور

زبان فیض ترخان اور گوشت جبر اقدس اور خون اطہر اور گوشت مقدس
 اور رنگ و پے جسم شریف اور ہر عضو تن پاک نور کبریائی تھا اسد عرسمہ
 فرماتا ہے مثل نور لا مشکوۃ فیہا مصباح کعبہ اور سعید بن جبیر اور عبدہ
 بن سہیل مہم اسد فرماتے ہیں کہ یہاں نور سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم ہیں اور قاضی عیاض رحمۃ اللہ شفا میں لکھتے ہیں کہ آیت شریف
 قد جاءکم من اللہ نوری و کتاب مبین میں نور سے ذات پاک جناب
 رسالت مآب علیہ التمجید و السلام مقصود ہے۔ و قوله تعالیٰ والنجم اذا هوى
 قاضی رحمۃ اللہ حضرت امام جعفر صادق کرم اللہ وجہہ وجوہ آبائہ الکرام سے
 نقل فرماتے ہیں کہ نجم سے ذات پاک اور دلِ انور رسول مقبول کا مراد ہی
 ملا علی قاری شرح میں لکھتے ہیں کہ آنجناب کا دل پاک نور تھا اور بدن بھی
 نور بلکہ سب انوار اوس نور سے منور اور روشن ہیں وما ادرک ما اظلم
 النجم الثاقب سلمیٰ تفہیم فیہ میں نجم ثاقب اور طاریق سے ذات پاک اور
 جبر پاک نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مراد لیتے ہیں اور حدیث شریف
 جسکے کل اولیاء کرام اور آئمہ خاص و عام قائل اور معتقد ہیں اوس سے
 بھی حضرت کا نور ہونا ثابت ہے حدیث شریف اول ما خلق اللہ نورہی
 اور حضرت کا کل مخلوق الہی پر مقدم ہونا اور کل مخلوق کا آپ کے باعث

وجود میں آنا ثابت ہے۔ حدیث شریف اول ما خلق الله روحی مخلوق
 جمیع الخلاق من روحی یعنی خالق ہر ذی کوکل نے کل مخلوق کو آپ کے باعث
 خلق کیا اور لولاک لما خلقت الافلاک اگر نہ ہوتا تو اسے محمد ہر آئمہ نہیں
 پیدا کرتا میں افلاک کو اور سب سے زیادہ حضرت کی شان میں یہ ارشاد فرمایا
 کہ لولاک لما اظهرت الربوبیۃ یعنی اگر نہ ہوتا تو اسے محمد ہر آئمہ نہ ظاہر کرتا میں
 ربوبیت اپنے کو صاف صاف ارشاد فرمایا کہ ظہور آپ کے وجود کا ظہور ہی الہیئت کا
 اس صورت میں آنحضرت کے مثلیت کا گمان بھی اس سے لڑائی لڑنا ہے اور
 حدیث شریف اول ما خلق الله العقل یہاں عقل سے حضرت مراد ہے
 عقل اول او سکو کہتے ہیں جو وجوب اور امکان کو شتمل ہو یعنی جامع وجوب
 اور امکان ہو اخیر الاخیر میں آپ نے اپنے جناب کو نسخہ امکان وجوب
 اور بزرخ حدوث و قدم فرمایا حکما کے نزدیک تو عقل اول سلسلہ عقول
 میں خالق کل ہے مگر مطلق عقل بھی واسطہ جاعل اور مجبول کا اور رابطہ
 علت و معلول کا ہے بہر حال اس پر علمائے ظاہر و باطن کا اتفاق ہے کہ
 کل مخلوق حضرت کے نور سے اللہ نے خلق فرمائی اگرچہ کلیتاً اجسام ظاہرہ
 انبیاء اور اولیاء علیہم السلام والرضوان حکم روح کا رکھتے ہیں لوٹ مادہ
 کشفیہ سے ظاہر و پاک ہیں ابداننا ارواحنا اس مضمون پر شاہد ہے

مگر جسے پاک رسول مقبول علیہ السلام کا خاص نور ذاتی ہے کہ کسی نبی کو اس
 جسم مبارک سے مناسبت تمثیل ممکن نہیں جامع البرکات میں تحریر ہے کہ مجمل عقلاً
 و روح سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آں باید داشت کہ ہر جہ خیر الہی
 است آنحضرت را تا بہت است و بچکے را و بیچ سے را بحضرت وے مجال کت
 نہ اسارت ادب در نی مقام موجب کفر و نریغ است۔ اور اسی کتاب میں تحریر ہے
 آں روز معلوم شود کہ مقام محمدی چیست و صدور و سلطان مجلس و معرکہ کیت
 لیے نور پاک سے زعم مثلیت کا موجب کفر کا ہے۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی
 رحمۃ اللہ مدراج النبوت میں حضرت عبدالکریم جیلی قدس سرہ سے نقل
 فرماتے ہیں کہ انبیاء و مخلوق اندازاً اسما ذاتیہ حق اولیاء از اسماء صفاتیہ حق و
 بقیہ کائنات از صفات فعلیہ او و حضرت سید رسل مخلوق انداز ذات حق
 و ظہور حق بر آں جناب بالذات است۔ اور اسی کتاب میں ہے۔ و چوں سید
 رسل مخلوق است از ذات حق و ظہور حق بروے بالذات است منفرد و فایق آمد
 از ہر کہ غیر اوست در تمامہ صفات و جمیع کمالات۔ اس صورت میں بھی مثال پکا
 معدوم الوجود ہے جبکہ انبیاء اور اولیاء یا طناً اور ظاہراً کسی امر میں
 حضرت کے مثل نہیں ہو سکتی تو عام بشر کا ذکر ہے سوائے امور باطنی کے
 جسے مبارک کی کیفیت لکھنے سے بھی قلم معذور ہے فقط اتنا جسے مبارک

میں وہ برکت تھی کہ ازواجِ مطہرات کی نسبت اسد جل جلالہ فرماتا ہے **وَإِذَا
 آمَهَا تَهُمْ** یعنی ازواجِ مطہرات وسطے کل مومنین کے حکم والدہ کا رکھتی تھیں
 اس جگہ ایک لطیفہ ہے وہ یہ ہے کہ اگر مومنین اس مضمون سے یہ گمان
 لیجائیں کہ تیب ازواجِ پاک حکم والدہ کا رکھتی ہیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم پر شاید والدیت کا اشتباہ کریں اور اپنی ذات پر مولود ہونے کا گمان
 لیجائیں تو ایسا نہیں ہے اللہ تعالیٰ بالتصریح فرماتا ہے **مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ
 مِّنْ دَجَالِكُمْ وَلَكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمُ النَّبِيِّينَ** یعنی نہیں ہے محمد باب
 ایک کا رجال تم میں سے اور لیکن رسول اللہ کا ہے اور خاتمِ نبیین کا ایسی
 سبب سے مست کا حد کہ حدیث میں وارد ہے اللہ کے نزدیک حضرت کو
 باپ سمجھنا بھی سوے ادب اور خلافِ نفس الامر ہے چھ جائے انکے پیروا و پیروی
 شیخ انجمی کے چھوٹے بھائی حضرت کے بن بیٹھے ہیں اسد جل جلالہ کے حکم اور
 ارشاد کی مخالفت اس جرأت کے ساتھ کسی فریق سے ممکن نہیں اہل دانش
 پر ظاہر ہے کہ جبہ عنصری کسی طسج آسمانوں سے نہیں گذر سکتا بلکہ جو کچھ آسمان
 کے ہے اوسکا بھی تحمل نہیں کر سکتا کرہ زہریرا اور کرہ نار جبہ عنصری پر
 مؤثر نہو محال عقلی ہے صورتِ بشری کا شب معراج کو ساتوں آسمان سے
 گذرنا اُس سے زیادہ محال جبہ ظاہری کا عرش پر جانا اوس سے بھی زیادہ

بعید قریب الٰہی کا بقدر دو کمان کے سب سے زیادہ بعید الفہم ہے یہ سب
 حضرت کو اسی صورت ظاہری سے حاصل ہوئی تو قادرِ مطلق نے اپنے
 حبیبِ نوری ہونا عرش سے فرشِ تاک سب کو دکھلایا اور بتایا یہاں بھی
 ایک لطیفہ ہے وہ یہ کہ جسد مبارک ظاہر اُفح و دتھا اور باطناً نہیں کیونکہ اگر
 ظاہراً اور باطناً جو محدود سمجھا جاوے تو اس قرب کے لفظ سے جو بقدرِ دو
 کے لکھا ہے جنابِ باری کی طرف اشتباہ محدودیت کا جاتا ہے لہٰذا
 جسد مبارک نوری تھا مثلاً بصورتِ بشری ہر چند آنحضرت صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم کی نوریت اور لطافت جسمی سے کسی کو نسبت نہیں ہے لیکن واسطے
 سمجھنے اور سمجھانے کے تمثیلاً بیان کیا جاتا ہے کہ اللہ جل جلالہ نے حضرت
 جبریل اور حضرت عزرائیل علیہما السلام کو حکم فرمایا کہ صورتِ بشری پر پڑ کر
 جاؤ چنانچہ حضرت جبریلؑ بصورتِ وحیہ گیلی کے اور حضرت عزرائیلؑ بصورتِ
 اعرابی کے متثل ہو کر تشریف لائے اور نامِ وحیہ گیلی اور اعرابی بتلایا
 ایسی ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بسببِ انت کے یا وجودِ یکہ خاص
 نور کبریائی تھے اللہ کے حکم سے بصورتِ بشری متثل ہو کر تشریف لائے اور
 صورتِ بشری کو ملائکہ پر فضیلت بخشی تاکہ مخلوق کو بادی النظر مجاہد
 معلوم ہوں اور موانست جنسی موجبِ زیادہ گردیدگی اور رجوع کا

کہ یہ مضمون واسطے ہدایت اور نبوت کے ضرور ہے۔ کورباہن
 حاصل حقیقت کو نہ سمجھو اور یہ عزم کیا کہ نبوت فقط انتظام ظاہری
 اور اسباب کے جمع ہونے پر ہے اگر اور کسی کو بھی یہ سامان ظاہری
 ہاتھ آوے تو دعویٰ نبوت کا چل سکتا ہے مگر اول آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم کی بے مثلی اور خاتم النبیین اور عظم شان مخلوق کے دلوں
 میں اتار چاہئے تاکہ آئندہ کو دعویٰ نبوت کا چل سکے چندے اوس حدیث
 شریف کو جس میں کثرت اخلاق سے تواضعاً لفظاً لکم ارشاد فرمایا ہے
 اپنے دعویٰ پر دلیل لاتے رہے جبکہ اور حدیثیں اس کے معارض تو
 دیکھیں اور علمائے جواب میں پیش کیں تب کچھ جواب نہ بن آیا حدیث
 موخر مٹورا مگر عزم فاسد کو نہ چھوڑائی دلیل کی فکر میں پڑے ایک مدت
 کے بعد آیہ کریمہ قل انما انا بشر مثکم یا وائی سمجھے نہ بوجھے مگر اوس سے
 استدلال کی ٹھہرائی جیسے اگلے کافر نبوت کا انکار کرتے تھے اور یہ کہتے
 تھے ما لہذا الرسول یا کل الطعام و ہمیشی فی الاسواق یعنی
 کسے ہیں یہ رسول کھاتے ہیں کھاتا اور چلتے بیچ بازاروں کے
 اور راستوں کے اور نہ دیکھا شان نزول آیہ شریف نہ کورہ
 بالا کا کہ اسد جلالت نے کس غرض سے نازل فرمائی ہے اگر اسد کچھ

بھی نور ایمان عطا فرماوے تب سمجھیں کہ سورہ حمد مسجد کا میں
 آیہ شریف قل انما انا بشر مثلكم جو جواب میں کفار مکہ کے نازل
 ہوئی کفار کہتے تھے کہ تمھاری بات نہ ہمارے کانوں میں پھونچتی ہے
 اور نہ ہمارے سمجھ میں آتی ہے اور اسی طرح کے خرافات کہتے تھے
 اور دانستہ نادان بنتے تھے جناب باری سے حکم ہوا کہ کہو اے
 محمد میں آدمی ہوں جیسے تم کچھ فرشتہ یا جن نہیں کہ میری بات تمھارے
 سمجھ میں نہ آوے تب نادام اور ملزم ہوئے تو یہ آیہ شریف مزاجواب
 الزامی ہے یعنی کفار کا رو مقصود ہے کیونکہ فی الواقع آنجناب دیکھنے میں
 ظاہراً متمثل بصورت بشری تھے نہ پھر کہ خاص بشریت اور متمثل مقصود
 ذات ہو جیسا حضرت جبریل نے اپنے تئیں وحیہ کلبی فرمایا کہ اوسوقت
 صورت وحیہ کلبی کی رکھتے تھے نہ یہ کہ وحیہ کلبی مثل جبریل کے سمجھو
 جاویں فلند احدیث شریف لست مثلكم ارشاد فرمایا یعنی
 نہیں ہوں مثل تمھارے اب جاننا چاہیے کہ حقیقت محمدی صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم سے آگہی سوا ذات باری تعالیٰ کے ادراک بشری
 سے محال ہے بقدر اپنی فہم کے ایک شمعہ حال اوس جناب کا
 سپرد قلم ہوتا ہے اللہ جل جلالہ کی ذات پاک شمرہ و شمرہ

اور مطلق المطلق بچون اور بچوں بے شبہ اور بے نمون ہے تو کلام ذاتی بھی صورت حرف اور ترکیب سے الفاظ کے متبر اور معر ہے جسکو کلام نفسی کہتے ہیں کہ ملائکہ اوسکے فہم میں عاجز ہیں پس ذات کا خطاب نور پاک پر صادر ہوا اور نور پاک سے ملا اعلیٰ وغیرہ میں تلفظ کے ساتھ ملائکہ کو ارشاد ہوا کہ جس سے کلام قدسی فرما ہے تو جملہ اوامر اور نواہی اوس تلفظ سے ظاہر ہوئے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عالم ارواح اور عالم ملکوت اور اور عالم مثال میں نبوت فرمائی ہے اور مناسب اون مراتب اور مقامات کے امر و نہی جاری فرمائے ہیں **حدیث شریف** کنت نبیاً قادم بین الماء والینین یعنی تھا میں نبی اور آدم درمیان پانی اور مٹی کے تھا اور حدیث دوسری کنت نبیاً قادم بین الرحم والجسد یعنی تھا میں نبی اور آدم درمیان روح اور جسد کے تھا۔ اس مضمون پر دال ہے یعنی کنت موجود آیا کنت مخلوق نہیں فرمایا ثابت ہے کہ آپ مامور بہ نبوت تھے جو کنت نبیاً ارشاد فرمایا اور اسی سبب سے آپ کی نبوت عام ہے کل مخلوق الہی پر خواہ ارواح خواہ ملک خواہ بشر خواہ جن اور مخلوق الہی حدیث

شریف وارسلت الی الخلق کا خلاصہ ترجمہ یعنی بھیجا گیا میں نے
 خلق کل خلق کے پس جو چہ راہد کی مخلوق میں داخل ہے اس پر
 آپ برسات معیوث ہیں تو عالم ارواح سے عالم اجسام تک
 کسی امر میں کسی کو مثلیت ممکن نہیں بلکہ اشتباہ مثلیت اور ہمہی کا
 کفر ہے ہر نبی میں دو شعبین ہوئے ہیں ایک شق نبوت اور دوسرے
 شق ولایت پس نبوت کے واسطے اظہار کمال اور عظم شان
 اور کثرت معجزات اور رفع درجات ضرور ہے سو آنجناب کو
 عنایت ہوئے اور ولایت کے واسطے اپنی زبان سے کلمات
 عجز و انکسار کے ظاہر ہوتا اور بیان میں آنا ضرور ہیں اور پھر دونوں
 قسم کی تسلیم جناب کیریائی سے حضرت رسالت چاہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کو بھونچے کیونکہ آپ کا ہدایت کرنے والا سوا واجب الوجود کے معدوم الوجود
 ہے لہذا اکثر ائمہ کا قول یہ ہے کہ آیہ شریف قل انما الانبیا مثلکم
 جو جواب میں کفار کے وارد ہے حضرت کے واسطے تسلیم عجز و انکسار
 بھی ہے تاکہ لوازم ولایت بھی تمام و کمال سرانجام پاویں امام
 بقوی اپنی تفسیر معالم التشریل میں حضرت خواجہ جن بصری اور حضرت
 ابن عباس رضی اللہ عنہم سے نقل کرتے ہیں پروردگار عالم نے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تواضع سکھائی ہے اور
کفار بھی روہے کو رباطان ضلالت آشنا و راہروان گمراہی
سفر نما اس لفظ مشکلکم کو اپنی بحروی اور کج فہمی سے یہ سمجھ کر
حضرت بشریت میں مثل ہمارے ہیں اللہ محفوظ رکھے لیے اعتقاد
باطل سے کیا نسبت خاک بدبو کو اللہ کے نور سے جنکی شان میں
تمام کلام اللہ ناطق ہے حدیث قدسی وارد ہے یعنی خلقتک
من فیہی الخ اور حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انا من
من فیہی الخ اور آیات اور احادیث مذکورہ صدر وغیرہم سب
حضرت کی بے مثلی پر ناطق ہیں بغض جواب دیتے ہیں کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو ظاہر میں صورت بشری رکھتے تھے تو ہر
بشر کو ظاہر صورت سے شعبہ تمثیل کا حاصل ہے اللہ حافظ انا من
ہذا الظن الباطل کہ حضرت جبریلؑ اور عزرائیلؑ وجیہ کلی اور اعرابی
سے کہہ سکتے تھے کہ دیکھو ہم مثل تمہارے ہیں مگر وجیہ کلی اور
اعرابی نہیں فرما سکتے کہ ہم مثل جبریلؑ اور عزرائیلؑ کے ہیں۔
اپنی جہاں سے صورت ظاہری اور افعال جسدی کا بیان
یعنی نری بشریت کا ذکر تحریر ہے مدعی کسی نبی یا ولی میں انسانی

بشریت کے مشابہ یا مماثل کوئی ایک فرد تو بیان کرے ہرگز ممکن نہیں
 کہ بیان کر سکے دیکھو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جسوقت اس
 عالم دنیا کو اپنے قدمِ ہیمنت لزوم سے منور اور مغفور فرمایا معاصی و
 رکھا اور امتی امتی ارشاد کیا سُنتہ و پاکِ مکتوں اور نافرمانیہ
 تشریف لائے جدِ مبارک سے ایسا نورِ طاہر ہوا کہ مغارب و مشرق
 مثل روز روشن کے متور تھا۔ تو چہینے میں مثل نو برس کے قوت
 رفتار اور نشست و برخاست ماحصل تھی سترِ مبارک کو بے ستر نہونے یا
 اطفال میں مشغول ہوا و کعب نہونے شوقِ صدر واقع ہوا رطوبات
 غذائی اور مادی جب خارج کو مثل پسینے کے رجوع کریں تو ممکن
 نہیں کہ بوند رکھتے ہوں مگر کہ پسینہ جدِ مبارک کا ایسا خوشبودار
 تھا کہ کسی عطر کی خوشبو کو اس سے مناسبت نہ تھی حضرت جس کچھ
 اور گلی سونگند فرماتے دیر تک وہاں خوشبو باقی رہتی جسمِ عنصرِ ثیاب
 نقل نہ ہو ہرگز ممکن نہیں حضرت کے جدِ مبارک سے بتلوار بجا لگ گیا
 شبِ ہجرت کھارگی آنکھوں کے مٹانے تشریف لے گئے اور نظرِ دُعا
 حضرت میانہ قدم تھے جب کھٹے ہوئے سب سے بلند ہوئے تھے
 اور جب سنبھدایت پر پہلوا افروز ہوتے تھے ہر اقدس سب سے

بلند ہوتا تھا حضرت کی رفتار حدِ اوسط میں تھی مگر صحابہ دُور کرنے پہنچ
 سکتے تھے راستہ کی خوشبو سے معلوم کرتے تھے کہ حضرت اطلالت سے
 تشریف فرما ہوئے ہیں گویا زمین آپ کے لیے لیٹی جاتی تھی۔ ابرہہؓ اور
 ہمیشہ سایہ کرتا تھا بالوں سے پٹیں خوشبو کی آتی تھیں اور عید
 اون میں چمک تھی جس بیمار کو دہو کر بلاتے شفا پاتا تھا۔ خالد بن
 ولید رضی اللہ عنہ نے چند موئے مبارک اپنی ٹوپی میں رکھی ہمیشہ
 لڑائیوں میں فتح پائی پیشانی مبارک ایسی نورانی تھی کہ فرشتے
 اوسکی چمک اور حسن پر تعجب کرتے تھے۔ کیوں نہ ہو کہ کلام اللہ تشریف
 ناطق ہے بلفظ **سَلَامًا جَاءَتْكُمْ آيَةٌ** یعنی چرخ نورانی۔ نگاہ چشم مبارک
 ایسی تیز تھی کہ حکماء کے اشراق پر صدرا درجہ فائق تھی کہ اونہوں نے
 اپنے اشراق سے سات ستارے ثریا کے دریا فت کیے حضرت
 علیہ السلام نے تیزی نگاہ سے بارہ ستارے ثریا کے شمار فرمائے
 فرشتوں کی صورت اصلی ان آنکھوں سے دیکھی شب معراج میں دیدار
 اعلیٰ چشم سر دیکھا۔ ارشادِ اعلیٰ ان کا نون سے سنا اور ارشاد فرمایا
 میں دیکھتا ہوں کہچھ جو تم نہیں دیکھ سکتے اور میں سنتا ہوں جو تم نہیں سن سکتے
 آنحضرت علیہ السلام سامنہ اوپس نسبت کی چیز کیساں دیکھتے تھے سوتے اور جاگتے میں کیساں

سنتے تھے۔ اوس جناب کی خواب بیداری کا حکم رکھتی تھی لہذا وضو
 آپکا سونے سے نہیں جاتا تھا اور خوشی کے وقت چہرہ شریف ایسا
 چمکتا تھا کہ دیواروں کا عکس اوس میں نظر آتا تھا اور آپ جب
 سنتے تھے دندان مبارک کا نور دھوپ کی طرح دیواروں پر پڑتا تھا کہ
 وہ دیواریں روشن ہو جاتی تھیں اور تکلم کے وقت اگلے دانتوں
 سے شعاعیں نور کی شائع ہوئی تھیں لب مبارک ہمیشہ صبح
 نماز ہے کہ کسی دائرہ زبان کو اوسکی لطافت اور خوشنمائی سے
 نسبت نہ تھی۔ زبان مبارک ترجمان تقدیر تھی آیہ شریف و عظمت
 عن الہوی ترجمہ اور نہیں بولنا خواہش اپنی سے شیرینی گفتار
 وہ تھی کہ کفار سنگدل آپ کا کلمہ پڑھتے تھے۔ آواز مبارک بے مثل
 حمین و لطیف تھی مگر وہاں پہنچتی تھی کہ کسی کی آواز اوس کے دسویں
 حصہ کو نہ پہنچ سکتی قرب و بعید کے لوگ وعظ مبارک یکساں سنتے
 تھے خطبہ مبارک منا میں لوگوں نے اپنے اپنے منازل میں سنا۔ سلمہ
 بن اکوع رضی اللہ عنہ خمیر کی لڑائی میں ایسے زخمی ہوئے کہ سب نے جانا کہ
 آپ نے تین بار پھونک دیا فوراً اچھے ہو گئے جس کھاری کنوئیں میں
 ایک قطرہ آب دہن مبارک کا بھونچا شیریں ہو گیا۔ چنانچہ انس بن

مالک رضی اللہ عنہ کا کھاری کنواں ایک قطرہ آبِ دہنِ مبارک
 سے ہمیشہ کوشش میں ہو گیا اور جس بچہ کے مونہ میں لبِ مبارک
 قطرہ ڈال دیا دن بھر دودھ نہ مانگا۔ حضرت مولیٰ علیٰ کرم اللہ
 وجہہ کی آنکھیں خیر کے روز دکھتی تھیں لبِ مبارک کی برکت سے ابھی
 ہو گئیں اور پھر تمام عمر نہ دکھیں حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے
 پیاس کی شدت میں زبانِ مبارک جو سی پیاس جاتی رہی اور
 دن بھر پانی کی خواہش نہ کی حضرت سینہ مبارک کو ہمیشہ پوشیدہ
 رکھتے تھے مگر لباس کے اوپر سینہ کا نور شائع ہوتا تھا سینہ مبارک
 خزانہ اسرارِ الہی تھا۔ دلِ مقدس میں کبھی خطہ کو گنجائش
 نہ ہوئی سوا الہام ذاتی کے کسی خیال نے قلبِ مبارک میں جگہ
 نہ پائی۔ آیہ شریف وما یطق عن الہوی ان ہو الا وحی یوحی
 ترجمہ اور نہیں بولتا خواہش اپنی سے نہیں وہ مگر وحی کہ نازل کیجانی
 ہے پس جو خیال کمونِ دلِ پاک ہوا وہ خاص مشیتِ ایزدی
 ہوئی کیونکہ حضرت کو حکمت الہیہ بھی بطنائے باری تعالیٰ حاصل تھی آیہ
 شریف ومن یؤتہ الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا حضرت علیہ السلام کو
 علم لدنی حاصل تھا آیہ شریف فکشفنا عنک غطاءک فیصرک الیوم

حدید ؑ ترجمہ پس کھول دیا ہم نے تجھے پردہ تیرا پس نظر تیری آجکے
 دن تیرے اور حدیث شریف جو ترمذی شریف کے سورہ والصفات
 میں واقع ہے **وعن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ**
صلی اللہ علیہ وسلم اتانی الیلہ یبکی تبارک وتعالی فی الحسن **قال**
قال فی المنام قال یا محمد هل تدہی قیل یختصم الملاء علی قال
قلت لا فوضع یدہ بین کتفی حتی وجدت بردھا بین یدی او قال فی
نفری فقلت ما فی السموات وما فی الارض قال یا محمد هل تدہی قیل
یختصم الملاء علی قلت نعم ؑ ترجمہ ترمذی میں حضرت ابن عباس
 رضی اللہ عنہما سے مروایت ہے اونھوں نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے آیا میں نے اس رات میرا رب تبارک وتعالی بہتر
 صورت و صفت میں کہا مجھے گمان ہے سوتے میں بولا کہ فرمایا اے محمد
 کیا تو واقف ہے کاسے میں جھگڑتے ہیں ملائے اعلیٰ یعنی ملائکہ میں نے
 عرض کیا نہیں پس رکھا اللہ تعالیٰ نے ہاتھ اپنا سب سے دونوں شانوں کے
 بیچ میں یہاں تک کہ پانی میں نے سردی اوس کے اپنے سینہ میں
 یا فرمایا اپنے سینہ اور گردن کے درمیان میں پس جان لیا میں نے
 جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمینوں میں ہے کہا اے محمد واقف ہو تو

کاہے میں جھگڑتے ہیں ملائے اعلیٰ کہا میں نے ہاں میں جانتا ہوں ولولہ
 الترمذی طریقین آخرین فی احادیثہما ملت ما بین المشرق والمغرب وفي
 الاخرین علی کل شیء وعرف اور روایت کی ترمذی نے دو طریقوں اور
 بیچ ایک اونھوں میں سے یہ پس جان لیا میں نے جو کچھ بیچ مشرق
 اور غرب کے تھا اور بیچ دو کے طریقہ کے پس روشن ہوئے واسطو
 سے کل بنے اور پہچانا میں نے وقال للطریق الثالث كما هو في الاطراف
 اور کہا تیسرے طریقہ کو جیسا کہ وہ بیچ اطراف کے ہے یعنی داغلی اور
 تاریخی چیزیں سب مجھ پر روشن کی گئیں اور میں نے جان لیں باوجود
 اس کے استعداد عالی نے اکتفا نہ کی اور ذات کی طرف سے بھی دریائے
 عزایت و عطا جوش میں تھا فلہذا اجتنب باری کی طرف سے حکم ہوا کہ
 آپ مجھے طلب کرو تا کہ موافق استعداد بلند تھاری کے عطا کروں اور
 طریقہ طلب کرنے کا یوں ارشاد ہوا۔ آیہ شریف قل رب زدنی علماً
 ترجمہ یعنی کہ اے محمد پروردگار میرے زیادہ کر علم میرا چنانچہ حضرت صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم بار بار ارشاد فرماتے تھے حتیٰ کہ بالآخر یہ حدیث ارشاد ہوئی
 حضرت سید الاولین و الاخرین ترجمہ تعلیم کیا گیا میں علم اویں اور
 آخرین کا یعنی اقسام علم سے کوئی باقی نہ رہا جو آپ کو تعلیم نہوا ہو چنانچہ

حدیث طبرانی اور مؤید لکھتا ہے اسکی مؤید ہے قال السید المصوم
 المؤمنون عالم مکان وما یكون علی الله علیه و آله وسلم ان الله تعالیٰ رافع لی الدنیا
 فانما انظر الیہا والی ما ہو کائن فیہا والی یوم القیامہ کما ننظر الی کفی ہذا ترجمہ
 تحقیق اسد تعالیٰ نے بلند کی سیڑیے دنیا پس دیکھتا ہوں میں طرف
 اوسکی اور طرف اوس چیز کی کہ ہونے والی ہے اوسیں قیامت کے
 دن تک جیسا کہ دیکھتا ہوں میں طرف اس پھیلی اپنی کے۔ ظاہر ہے
 کہ آپ کا لقب شریف آتی ہے یعنی بغیر ٹپے کل علوم کے عالم مجرب
 تھے یہ شعبہ اوسی علم کا تھا اور ہے ابورافع رضی اللہ عنہ کا پاؤں
 ٹوٹا آپ نے اپنا ہاتھ رکھا اوسی وقت اچھا ہو گیا حادث بن النش
 رضی اللہ عنہ کے زخم لگا خون کسی طرح نہ تھمتا تھا بہت حق پرست لگایا فوراً بند
 ہو گیا حضرت صلی اللہ علیہ و آله وسلم جس سے مصافحہ کرتے مشک کی
 خوشبو اوس کے ہاتھ سے آتی جس بچہ کے سر پر ہاتھ پھیرتے عرصہ تک
 اوس کے سے خوشبو نہ جاتی۔ دست مبارک سے سو درخت خرمے
 کے لگائے اوسی برس پھل لائے۔ دست حق پرست سے ایک درخت
 خرمہ کا لگایا اوس کے پھل میں تریاق سے زیادہ اثر ہو گیا اوس کے
 کھانے والے پروں بھر نہ ہو اور جادو اثر نہیں کرتا۔ حدیثیہ کے رفد انگشت

مبارک سے ایک نخر جاری ہوئی تین سو یا پندرہ سو آدمیوں
 نے بانی پہا اور وضو کیا۔ چاند انگشت مبارک کے اشارہ سے
 دو ٹکڑے ہوئے۔ حضرت کے ہاتھ سے سنگریزوں نے اعتبار کا کام
 دیا۔ کفار کو زخمی اور ہلاک کیا۔ بہت مبارک پر مہر نبوت
 مثل ستارہ درخشندہ کے روشن اور آپ کی بے مثلی پر
 دلیل قاطع تھی۔ بدن شریف کا سایہ نہ تھا۔ مگر جسم اقدس پر
 کبھی نہ بیٹھی جسم مبارک پر کبھی میل نہ آیا۔ حیوانات کا کلام سمجھے تھے
 آپ کو تمام عمر جمائی نہ آئی۔ اور کبھی احتلام نہ ہوا۔ براز آپ کا
 کسی نے زمین پر نہ دیکھا زمین نگل جاتی تھی اور اوس میں مشک
 کی خوشبو آتی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضلات
 پاک و طاہر تھے اُمّ ایمن رضی اللہ عنہا نے بول اطہر پانی بہہ کر
 لے لیا آپ نے منع نہ کیا بلکہ یہ ارشاد فرمایا کہ تیرے پیٹ میں کبھی
 درد نہ ہوگا اور بھرنہ ہو۔ **مالک بن سنان** اور **عبداللہ بن**
زبیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم آپ کا خون مبارک زمین پر گرنے
 نہ دیا اور بی لیا حضرت نے ناجائز ارشاد نہیں فرمایا۔ ظاہر ہے کہ اگر
 فضلات پاک میں کچھ بھی شبہ واقع ہوتا تو بحضور شارع صحابہ سے

سے ایسا فعل ممکن نہ تھا آپ مہنی آپ کا پاک و طاہر تھا کہ بحالت
 غسل آپ کے واسطے بے تکلف سجد میں آنا اور تشریف رکھنا اور
 چلنا پھرنا جائز تھا۔ چنانچہ حضرت سرور کائنات علیہ التَّحِیَّۃُ وَاٰلِہٖ
 سَلَامٌ نے حضرت جناب مولا علیؑ کو اللہ وجہہ کے واسطے بھی جائز فرمایا
حدیث شریف و عن ابی سعید قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم لعل لایحل لاحد من حیث فی هذا المسجد غیری وغیرک اور مکرراً شہاد
 ہوا لایحل لاحد یسطر قسبنا غیری وغیرک رواہ الترمذی ۵
 ترجمہ روایت ہوا ابی سعید سے کہا اونھوں نے کہ فرمایا رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے علیؑ کے کہ اسے علیؑ روا نہیں ہے
 واسطے کسی کے کہ پھونچے اس کو جنابت یہ کہ گزرے اس مسجد میں
 سوا میکہ اور سواتیکہ ترجمہ دوسری حدیث کا نہیں حلال ہے
 واسطے ایک کے یہ کہ راہ کرے اس مسجد کو اور گزرے اس میں حالت
 جنابت میں سوائے میکہ اور تیکہ نقل کے یہ ترمذی نے تو بہت
 ظاہر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضیلت کلیتاً ظاہر و
 پاک تھے قدم مبارک کا سخت پتھر پر بارہا نقش بن گیا اور ریت پر
 کبھی نشان پاؤں ہر نہوا اشجار آپ کو تعظیماً سجدہ کرتے تھے آپ جس درخت کے

بھلاتے فوراً حاضر ہوتا اور سجدہ کرتا اور بآواز فصیح کہتا السلام
 علیک یا رسول اللہ آپ فرماتے ہیں میں ہر سچے وسیاہ پر
 بیعت ہوں یعنی نبوت میری عام ہے حدیث شریف و بیعت
 طالحاق کا۔ ڈھ حضرت ایک روز ایک درخت کھجور پر گزرے اور
 علی رضی اللہ عنہ بھی ساتھ تھے درخت کھجور نے بآواز فصیح کہا
 ہذا محمد سید الانبیاء و ہذا علی سید الاولیاء و لا اثمہ الطاهرین
 یعنی یہ محمد ہیں سردار پیغمبروں کے اور یہ علی ہیں سردار
 ولیوں کے باپ آئمہ طاہرین کے۔ پانی غسل مبارک اور وضو
 مبارک کا طاہر و پاک تھا لہذا یہ فیہ کہ حضرت ہمارے نور کی پائی
 تھے اول الوسل و خاتم النبیین تھے آیہ شریفہ خاتم النبیین
 داروہے اور حدیث شریف و خاتم النبیین عارف تھے حقیقت
 شناس تھے۔ رحیم تھے۔ خلیق تھے۔ عادل تھے۔ منصف تھے۔ حکیم تھے
 طبیب تھے۔ حسین تھے۔ صلح تھے۔ نصیح تھے۔ ظریف تھے۔ شجاع تھے۔ دلیر تھے
 قاتل تھے۔ متقی تھے۔ کریم تھے۔ سخی تھے۔ بخاکر تھے۔ صابر تھے۔ عابد تھے۔
 زاہد تھے۔ متقی تھے۔ صادق تھے۔ معصوم تھے۔ عاشق تھے۔ معشوق تھے
 حبیب تھے۔ محبوب تھے۔ طالب تھے۔ مطلوب تھے۔ خود آنجناب نے

ایکم منہی حدیث میں ارشاد فرمایا واضح ہو کہ بشریت جب ظاہری
 اور اعضائے جسدی اور افعال اور حرکات ظاہری سے مراد
 ہے پس جو کچھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا ذکر
 بشریت اوپر مذکور ہوا کوئی فردا فردا نبی یا ولی میں اس بشریت کا
 یا مثال اس بشریت کا موجود ہونا ممنوع الوجود ہے۔ اب مدعی خواہ
 ممنوع الوجود بالذات سمجھو خواہ ممنوع بالغیر مگر صحیح ممنوع بالذات ہے۔
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی نری بشریت کا درک
 کرنا بھی اور اک بشر سے محال محض ہے نہ کہ لطیف عقل کی تعریف
 یہ ہے کہ خالصاً رجوع طرف اللہ کے رکھتے ہو بعض نے مجازاً اون
 امور کو جو باعث حصول جنت کے ہوں عقل میں شمار کیا ہے مگر
 مذہب صحیح اور اتفاق جہور اسی پر ہے کہ نعمائے جنت مادہ ہے
 تربیت نفس کا پس عقل وہی ہے جو خالص رجوع طرف اللہ کے
 رکھتے ہو یہ تعریف انبیاء علیہ السلام اور اولیائے کرام رحمۃ اللہ
 علیہم جمیع میں پائی جاتی ہے تو وہ حضرات حقیقتاً ذی عقل اور
 ذی دانش تھے اور ہیں عام مخلوق اس تعریف سے عقل کو
 خارج ہے۔ پوشیدہ نہ ہے کہ بشر اور حیوان میں فرق اور

اتیاز یہی ہے کہ بشریت ذوالعقول کو کہتے ہیں اور حیوان مطلق
 غیر ذوالعقول کو جبکہ تعریف عقل کی مذکورہ بالا یقین ہوئی تو عام
 بشرانیت اور بشریت ہی میں دخل نہیں رہے اُنکے حق میں اللہ
 جل جلالہ بالتصریح ارشاد فرماتا ہے آیہ شریف اولئک کلا لنعلم
 بلہم اضل ۛ ترجمہ وہ لوگ مانند چار پایوں کے ہیں بلکہ اون سے
 بھی زیادہ نا سمجھ کیا غصب کا مضمون ہے جس جناب کی بشریت
 اور صفات بشریت سے کسی نبی کی بشریت کو مشابہت نہو اور نہ کسی
 نبی نے دعویٰ کیا بلکہ جناب باری عزائمہ سے ہمیشہ کل انبیاء نے
 حضرت کی امت میں داخل ہونے کی تمنا کی ایسے جناب پاک سے
 حیوان مطلق اور گاؤں و خرد دعویٰ مماثلت کا کریں سوائے ضلالت اور
 کفر کے کیا تصور کیا جاوے بلکہ بھی دلیل ہے اُنکے غیر ذوالعقول اور
 بلہم اضل ہونے پر تری صورت انسانی اور تلاش معاش سے انسان نہیں
 ہوتا اللہ جل جلالہ فرماتا ہے یا کلون کما تاكل الانعام ۛ ترجمہ
 اور کھاتے ہیں جیسا کہ کھاتے ہیں بہائم بہت کھلا مضمون ہے حیوانات
 اور نباتات آپ کی عظم شان اور بے شلی کو جانتے تھے بلکہ سجدہ
 کرتے تھے یہ بد باطن حضرت کی عظم شان کو کچھ نہ سمجھے اور سپر طرہ یہ

کہ دعویٰ ماثلت کا شروع کیا کیونکہ یہ ماضی نہیں بد نصیب
 اور معصوب الہی نہیں دیکھتے کہ جب نبی پاک علیہ السلام نے تحمل
 صورت بشری کا قبول فرمایا اور صورت خاص نے حضرت کے
 سبب حسن اور وہ درجہ پایا کہ خود خالق پیروہ ہزار عالم نے اپنے
 تین اوس صورت کا عاشق فرمایا اور اوس صورت کو اپنا
 محبوب گردانا اور کل حرکات اور سکناات جو اوس صورت سے
 ظہور میں آئیں ایسی پسندیدہ ذات ہوئیں کہ اللہ اون حرکت
 کی کیسی محبت کے ساتھ قسم کھاتا ہے نفس کلام اللہ شریف میں موجود
 ہے اللہ جل جلالہ فرماتا ہے کہ مجھ کو اپنے گیسوؤں والے کی قسم اور
 دوسری جگہ از شاد فرماتا ہے مجھ کو اپنے جھڑٹ مارنے والے
 کی قسم اور ارشاد فرماتا ہے کہ مجھ کو کملی والے کی قسم اور ایسی
 بخت جگہ ارشاد فرمایا مگر غیر ذوالقول کے درک سے یہ سب
 امور باہر ہیں ہر چند کہ قادر توانا نے طح طسج سمجھایا مگر جنکے دلوں پر
 ہر شقاوت لگی ہے اون کی سمجھ میں ہرگز نہ آیا اس درجہ اللہ
 جل جلالہ نے حضرت کی عظیم شان کو ظاہر کیا اور اپنے محبوب کی
 منزلت کو شایع فرمایا کہ اپنے سب نام حضرت کو عنایت کیے

تاکہ عالم ارواح سے عالم اجساد تک اور ملک سے ملک تک
 سب واقف ہو جائیں کہ اس سے عشرِ عشر بھی اور کسی کو عنایت
 نہیں ہوئے۔ چنانچہ اللہ عز و جل رحیم ہے حضرت کو اسی
 نام اور صفت سے ممتاز کیا آیہ شریف بالمومنین مردف
 رحیم اللہ نور السموات والارض ہے حضرت کو بھی یہی خطاب
 اور نام عنایت ہوا۔ آیہ قد جاء کرم من اللہ نور بالخصوص
 اسم حق کہ سوائے اللہ کے اور کسی طرف منسوب نہیں ہوا
 مگر اپنے محبوب خاص کو اس نام پاک سے بھی مکرم فرمایا
 آیہ شریف لقد جاء الحق اللہ کریم ہے حضرت کو بھی اس
 صفت خاص سے مکرم فرمایا بکرم کریم یا د فرمایا اور
 شہرت دی آیہ شریف انه لقول رسول کریم اللہ جل جلالہ
 نے اپنے تئیں شاہد اور بشیر اور مبشر فرمایا حضرت کو انھیں
 اسمائے مبارک سے اعزاز عطا کیا آیہ شریف انما
 ارسلناک شاہداً ومبشراً ونذیراً ودا عیالہ الی اللہ بالان
 وسراجاً منیراً اللہ جل جلالہ نے اپنے تئیں رب العالمین
 اور رحمة للعالمین اور احکم الحاکمین فرمایا حضرت کو خصوص اس

خطاب سے مغز کیا یعنی رحمتہ للعالمین کا خطاب مکرمت کیا آیتہ
شریف و ما اہم سلناک لا رحمة للعالمین و علی ہذا القیاس اپنے نودہ
نام اور زاید اس سے عنایت فرمائے کہ تفصیل اسکی اول جلد
سراج النبوت کے دوسرے باب میں مرقوم ہے تو خدا تبارک و
صفیات اور اسماء اور رسماً مثل آپ کا قار کریم نے خزانہ
غیب سے ظاہر ہی نہیں فرمایا ایک طرفہ مضمون یہ کہ جنود
شیخ النجادی ہر وعظ میں کچھ اشعار ثنوی شریف کے بطور
استدلال شریک کرتے ہیں تاکہ مخلوق و ہایت کا اشتباہ
نکریں اور رجوع خلائق زیادہ ہو ورنہ باطناً ثنوی شریف
سے ان لوگوں کو صدق عقیدہ غیر ممکن سوائے زور و
فریب کے کچھ متصور نہیں لیکن جو ظاہر میں اشعار ثنوی شریف
کے بطور فریب اپنے وعظ میں شریک کرتے ہیں۔ لہذا راقم
کو بھی چند شعر ثنوی مبارک کے خاتمہ کتاب پر لکھنا ضرور ہوا
تاکہ اون کا زور و فریب بخوبی واضح ہو جائے۔

ثنوی شریف

کار پاں کارا قیاس از خود گیر
 جمله عالم زمین سبب گمراه شد
 همسری با اتینا برداشتند
 گفت اینک با بشر ایشان بشر
 این ندانستند ایشان از علی
 این زمین پاک است و آن شور و دست
 هر دو صورت گر بهم باندروست
 آن پسر را کش حضر بیرید خلق
 آنکه از حق ناپیدا و وحی و خطاب
 آنکه حیا بخشد اگر بکشد روست
 شاه بود و شاه پس آگاه بود
 کار پاگان را قیاس از خود گیر
 استحقاق را دیده بینا نه بود
 این خورد گرد و پلندے زو جدا
 این خورد زاید همه بحس و حسد
 سحر را با معجزه کرده قیاس

گرچه باشد در نوشتن شیر و شیر
 کم کسی ز ابدال حق آگاه شد
 اولیا را بچو خود پنداشتند
 و او ایشان بسے خود بیم و خور
 هست فرشتے در میان بے منتها
 این فرشته پاک و آن پوست و دو
 آب تلخ و آب شیرین اصفا
 ستر آنرا در دنیا بدعام خلق
 هر چه فرماید بود عین صواب
 نائب است اندست او دست خدا
 خاصه بود و خاصه الله بود
 گرچه باشد در نوشتن شیر و شیر
 نیک و بد در دیدنشان کیان نمود
 و آن خورد گرد و آن همه نور خدا
 و آن خورد زاید همه نور احد
 هر دو برابر مکر نهاده اساس

ساحراں باموہنی راستیزہ را	برگرفتہ چون عصائے ادعصا
ایں عصا تا آں عصا قرینت ریزہ	زین عمل تا آں عمل راہ شگرت
نعت اللہ ایں عمل را در قفا	رحمتہ اللہ آں عمل را در وفا
کا کراں اندر رمی بوزینہ طبع	آفتی آمد درونِ سینہ طبع
ہر چہ مردم می کند بزد پندہ ہم	آں کند کز مرد بیند و مبدم
او گمان برودہ کہ من کرم چواد	فرق را کہ بیند آں اسیر جو

بوزینہ طبع سے اپنی ذاتِ مجسّمہ پر گماںِ مثلیت کا بشریت میں اوس
 نور کبریائی سے اصل السبیل میں داخل ہونا ہے اور سزاوار
 اذنِ الفاظ کے جو حضرت مولانا روم قدس سرہ العزیز
 نے ارشاد فرمائے ہیں ہونا ہے۔ **ثنوی**

ایں عمل رانت اللہ در قفا	و آں عمل را رحمۃ اللہ در وفا
--------------------------	------------------------------

جو کہ ان اوراقِ مختصرہ میں گنجائشِ طول کی نہ تھی مختصرِ اختتام کیا گیا۔
 و صلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلق محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین بحمدک

یا ارحم الراحمین ط



اعلان

واضح ہو کہ اس کتاب کی اجازت مولانا مرشد تاحضرت شاہ
 محی الدین احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ سے اور جناب مولوی
 محمد قطب الدین صاحب ولد شاہ فضل کریم صاحب مرحوم معذور سے
 مجھ فقیر حقیر سید فراست علی ولد سید عابد علی ساکن پھنڈیری
 ضلع مراد آباد نے حاصل کر کے ۱۷۔ ربیع الاول ۱۳۳۳ھ
 مطابق ۴۔ فروری ۱۹۱۵ء کو مطبع نادری بریلی میں باہتمام سید
 نثار علی مالک مطبع ہذا چھپوا کر شایع کی۔ فقط

غلام نامہ کتاب اصول الایمان

صفحہ نمبر	سطر	غلام	صحیح	صفحہ نمبر	سطر	غلام	صحیح
۴	۹	۰	اللہ	۲۰	۱۴	الہیہ	الہیہ
۵	۱۰	متنع	متنع	۱۵	۱۵	یہ	یہ
۶	۳	۰	یعنی	۱۶	۱۶	تیسرا	تیسرا
۷	۸	ہے	ہیں	۱	۲۱	تیسرا	تیسرا
۹	۴	تے	شے	۶	۲۰	تھی	تھی
۱۰	۸	۰	فخ	۱	۲۲	ہیں	ہیں
۱۱	۱۵	۰	کیا	۲	۲۰	اصدا	اصدا
۱۱	۱۰	قرب	قرب	۴	۲۵	کرامت	کرامت
۱۲	۱۳	۰	اپنا	۶	۲۰	محبت	محبت
۱۳	۲	الزامی	الزامی	۷	۲۰	ارشاد	ارشاد
۱۵	۵	متنعین	متنعین	۶	۲۵	متنع الوجود بالذات	متنع بالذات
۱۶	۴	۰	کا	۳	۲۸	اد	اد
۱۷	۲	۰	مقصود	۱	۳۲	پاک	پاک
۱۸	۱۳	وجہ	وجہ	۳	۲۰	پنداشتند	پنداشتند
۱۶	۸	کسب	کسب	۶	۲۰	پاک است	پاک است
۱۸	۵	۰	تھے	۱۵	۲۰	۰	۰
۱۷	۶	تبع	تبع	۶	۳۳	کرم	کرم
۱۹	۱۲	قرب	قرب				